

سنہ ۱۳۰۹

لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

بحمد اللہ والمنتہ کہ درین زمان میمنت اقتران و
اوان سعادت توامان این کارنامہ نادرہ وقعات عجیبہ عظمی

تواریخ عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مؤلفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بعد نظر ثانی و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

قیمت فی جلد ... جلد ۱۰۰۰ ۱۰۱

چند رسالہ کے جو ساتھ برس سے بھی زیادہ ہو گئی خیال غیبوبت [illegible] دونون کے دلون سے محو ہوتا جاتا ہے سید صاحب کی چھوٹی بیوی صاحبہ نے قبل از معرکہ بالاکوٹ سید صاحب نے اپنی غیبوبت کی پیشین گوئی کی تھی اور سید صاحب کے اکثر اقربا اور اہل قافلہ آپکی غیبوبت کے قائل تھے مگر پنجاب اور ہندوستان کے اکثر آدمی بلا شہادت کو غلبہ دیتے ہین واللہ اعلم بالصواب - بعد اس واقعہ کے اگرچہ قریب سات آٹھ سو غازیون کے باقی رہ گئے تھے مگر بسبب نہونے کسی سردار کے صورت جمعیت لشکر اسلام کی نہو سکی - شیخ ولی محمد پھلتی جو بقیہ لوگون مین قابل سرداری لشکر اسلام کے تھے وہ سید صاحب کی چھوٹی بیوی صاحبہ اور صاحبزادی کو لیکر ملک سندھ کو جہان آپکے حرم محترم مقیم تھے روانہ ہو گئے اور پھر وہان سے اُن سب کو ٹونک مین پہنچایا جہان تا حیات خود آپکے حرم محترم بہت آرام اور راحت سے رہے - جس وقت کہ آپکے حرم محترم ٹونک کے قریب پہنچے نواب وزیر الدولہ مرحوم اُنکے استقبال کو تشریف لیگئے اور بیوی صاحبہ کی پالکی کا بانس اپنے کندھے پر کہارون کے طور پر رکھکر بہت دور تک پالکی کو اٹھائے ہوئے چلے سید صاحب کی دو صاحبزادیان جنکی پیدائش کا ذکر اوپر آچکا ہے تھین - بڑی صاحبزادی کا نام سارہ اور چھوٹی کا ہاجرہ تھا - نواب وزیر الدولہ مرحوم نے بڑی صاحبزادی کے نام بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر واسطے گذارہ کے مقرر کر دی تھی اس سے کسی قدر کم چھوٹی صاحبزادی کے نام تھی - ان صاحبزادیون کی اولاد و احفاد اور نیز آپکی ہمشیرگان کی اولاد بفضل الٰہی بہت ہے گو زمانہ کی رفتار نے ہر جگہ اپنا رنگ جمایا ہے مگر تاہم اس مقدس خاندان کے لوگون مین ایک قسم کی تاثیر اور برکت خاندانی موجود ہے - بعد تشریف بری چھوٹی بیوی صاحبہ اور شیخ ولی محمد پھلتی کے لشکر مجاہدین تتر بتر ہو گیا مگر ڈیڑھ سو آدمیون نے ہندوستان کو پھر واپس جانا گوارا نہین کیا چنانچہ انہون نے مولوی نصیر الدین صاحب کو اپنا امیر مقرر کر کے سید اکبر صاحب کے پاس ستھانہ مین جا رہے جنکا بقیہ ابھی تک کچھ لوگ تارک الدنیا آزاد منش موسوم بہ مجاہدین اُسی کوہستان مین لکیر پر فقیر ہوئے پڑے ہین - اس وقوعہ بالاکوٹ کے نو برس بعد نومبر سنہ ۱۸۴۰ مین راجہ کھڑک سنگھ اور اُسکا بیٹا کنور نونہال سنگھ ناگہانی موت سے ہلاک ہوئے اُسکے تھوڑے دن بعد راجہ شیر سنگھ اور اُسکا بڑا بیٹا اور وزیر دھیان سنگھ تینون ایک ہی روز مارے گئے اور آخرکار سنہ ۱۸۴۹ ۱۲۶۵ مین یعنی معرکہ بالاکوٹ کے پندرہ برس بعد کل سلطنت پنجاب متعصب سکھون کے ہاتھ سے نکل کر ہماری عادل سرکار کے قبضہ مین آگئی اور سوائے دلیپ سنگھ کے کوئی ایک ممبر بھی اُس شاہی خاندان کا باقی نرہا ٭ بملاحظہ مکتوبات احمدی جنمین سید صاحب کا اصل مافی الضمیر بڑی صراحت کے ساتھ بیسیون مختلف واقعون پر ظاہر کیا گیا ہے اور اکثر مؤلفون کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ وعدہ فتح پنجاب کے

الہام کا آپکو ایسا وثوق تھا کہ آپ اسکو سراسر صادق اور ہونہار سمجھ کر بار بار فرماتے اور اکثر مکتوبات مین لکھا کرتے تھے کہ اس الہام مین وسوسہ شیطانی اور شائبہ نفسانی کو ذرا بھی دخل نہین ہے - ملک پنجاب ضرور میرے ہاتھ پر فتح ہوگا اور اس فتح سے پہلے مجھکو موت نہوگی - لیکن معاملہ بالاکوٹ خواہ شہادت ہو یا غیبوبت بظاہر سراسر اُس یقینی الہام کے خلاف ہوا - اب اُسکا جواب یہی ہے کہ از روئے اصول شریعت محمدی کے الہام ایک ظنی چیز ہے اور اُسکی تاویلون وغیرہ مین سو طرح کی غلطیون کا گمان ہوتا ہے تو ضرور ہوا کہ اس وقوعہ کے پندرہ برس کے بعد سلطنت پنجاب متعصب اور ظالم سکھون کے ہاتھ سے نکلکر ایک ایسی عادل اور آزاد اور لامذہب قوم کے ہاتھ مین آگئی کہ جسکو ہم مسلمان اپنے ہاتھ پر فتح ہونا تصور کر سکتے ہین اور غالباً سید صاحب کے الہام کی صحیح تاویل یہی ہوگی جو ظہور مین آئی ÷ بملاحظہ مکتوبات احمدی یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ سید صاحب نے واسطے تباہی سلطنت پنجاب کے جسقدر سیف و سنان کا کام لیا تھا اُس سے زیادہ قلم اور زبان سے آپنے کام لیا - بخارا اور کاشغر اور افغانستان اور بلوچستان اور سندھ و پنجاب و کشمیر و کاغان وغیرہ کل مسلمان امرا اور رؤسائے و رعایا اور خاندان شاہ شجاع بادشاہ کابل آپکے شریک ہو چکے تھے ایسی کارروائیون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کاتب تقدیر نے پنجاب کی فتح مدکی اور کشمیر کی لڑائی کے ساتھ ایک دوسری عادل قوم کے نام نہ لکھ رکھی ہوتی تو مدت ہوئی ہوتی کہ پنجاب مین ڈنکہ اسلام کا بج گیا ہوتا ÷

اس عجیب سوانحہ اور مکتوبات کو غور سے دیکھنے کے بعد واضح ہوگا کہ سید صاحب کا سا صاحب باطن متوکل صابر شاکر زاہد صاحب حوصلہ صاحب تاثیر رحیم فیاض اولوالعزم اور شجاع غرض ولی اللہ کامل اور اُلوالعزم سپاہی چند صدیون گذشتہ سے مسلمانون مین پیدا نہین ہوا تھا - اگر تقدیر اُسکی یاوری کرتی تو اُسکی کوشش سے مسلمانون کے دنون کو مدت ہوئی کہ بدل گئے ہوتے - مگر جیسے سچے یقینی فتح کے اُسکو بالاکوٹ مین ہزیمت ہوئی وہ کسی دشمن کو بھی نصیب نہو - بنظر انصاف اس سوانحہ اور مکتوبات منسلکہ کو ملاحظہ کرنیکے بعد یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ اس معرکہ آرائی اور جنگ پیرائی سے اُس بزرگ کو سوائے اعلائے کلمۃ اللہ اور اجرائے سُنت رسول اللہ کے اور کوئی دنیوی غرض نہ تھی وہ امارت اور حکومت اور سلطنت اور نام ونشان کا ہرگز متمنّی نہ تھا - اُسکے عالی حوصلے کے آگے بڑی بھاری سلطنت کا کسیکو عنایت کر دینا اور بڑے بڑے مجرمون اور دشمنون کو صرف اُنکی زبانی تائب ہونے پر ایکقلم معاف کر دینا اور انتقام نہ لینا کچھ بڑی بات نہ تھی - توکل اور صبر اور استقامت وغیرہ کل فضائل کا یہ بزرگ مُبتلا تھا - جب سات سو آدمیون کو لیکر یہ ملک عرب کو گیا اسکے پاس ایک حبہ موجود تھا مگر اسکے صادق یقین نے اسکے دو برس کے لمبے اور دریائی سفر مین اسکا کوئی کام اٹکنے نہین دیا جسقدر کی